بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا





# الفضل

روزنامہ لاہور

یوم شنبہ (ہفتہ)

۱۱ رجب سنہ ۱۳۶۹ ھجری

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷ روپے، ماہوار ۲½ روپے۔ فی پرچہ ۱ آنہ

| جلد ۳۸ | ۲۹ شہادت ۱۳۲۹ ہش | ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۰۱ |
| --- | --- | --- | --- |


## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ اپریل مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل سردرد کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ آج ضعف کی شکایت ہے ـــــ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ـــــ لاہور ۲۸ اپریل۔ ڈاکٹری معائنہ کے بعد پتہ چلا ہے کہ ابھی نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کے دل کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ احباب دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

## صحافت کا مقصد واقعات کو دیانتداری اور سچائی سے پیش کرنا ہے

### اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کو مشعلِ راہ بنائیں (ظفر اللہ خاں)

کراچی ۲۸ اپریل آج صبح یہاں آل پاکستان ورکنگ جرنلسٹس کنونشن" شروع ہوئی۔ وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کنونشن کا افتتاح کرتے ہوئے پہلے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں اخبار نویسوں کو ان کے قابل قدر احساس ذمہ داری اور جذبہ خدمت پر مبارکباد دی گئی تھی۔ نیز ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا گیا تھا کہ ان کا یہ احساس اور جذبہ ملک کے لئے باعث فخر ہے۔ بعدہ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اخبار نویسی کا مقصد واقعات کو سچائی اور دیانتداری سے پیش کرنا ہے۔ آپ نے اخبار نویسوں کو توجہ دلائی۔ کہ انہیں ملکی مفاد کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں اسلامی اصولوں کو مشعل راہ بنانا چاہیئے۔ آخیر میں آپ نے ان سے اپیل کی کہ وہ اقلیتوں سے متعلق بین المملکتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

بھارتی اخبار نویس مسٹر ی دھرانی نے جو مبصر کی حیثیت سے شرکت کر رہے ہیں۔ بھارتی اخبار نویسوں کی طرف سے پورے تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ واقعات کی تصویر کشی آزادانہ طریق پر کرنی چاہیئے۔ سندھ یونین آف جرنلسٹس کے صدر مسٹر شکور نے اپنی تقریر میں اس عزم کا اظہار کیا کہ اخبار نویس ملازمت کے بہتر شرائط کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے صدر مسٹر ایس۔ آر۔ لوئیس نے اپیل کی کہ متحد ہو کر اپنے حقوق حاصل کرنے چاہئیں۔ آج کے اجلاس میں سندھ پنجاب اور دوسرے صوبوں کے نمائندے شریک ہوئے۔

ـــــ کراچی ۲۸ اپریل۔ پاکستان اور جنوبی کوریا کے درمیان تجارتی تعلقات کو بہتر بنانے کیلئے کوریا سے ایک تجارتی وفد اگلے مہینے کے وسط تک کراچی آ رہا ہے۔

## بھارت اور پاکستان کے درمیان اختلاف کی تمام گتھیاں رفتہ رفتہ سلجھ جائینگی (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو پاکستان کا دو روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج صبح نئی دہلی واپس پہنچ گئے۔ روانہ ہونے سے قبل ماری پور کے ہوائی اڈے پر آپ نے اقلیتوں کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان باہمی اختلافات کی جو گتھیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ سلجھ جائیں گی۔ نیز آپ نے کراچی میں دو روزہ قیام کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس دوستانہ اور خوشگوار انداز میں میرا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس کے لئے میں پاکستان کی حکومت یہاں کے عوام اور بالخصوص وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کا بہت شکر گزار ہوں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا مشترکہ خارجہ پالیسی کا سوال زیر بحث آیا تھا۔ آپ نے کہا اس بارے میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔

## اقلیتوں کے متعلق سمجھوتہ ان طبقوں کی فتح ہے جو آزادئ مذہب کے دلسے حامی ہیں

نیویارک ۲۸ اپریل۔ امریکہ کی انڈیا لیگ نے اقلیتوں کے سمجھوتہ اور پاکستان و بھارت کے درمیان دوستی کے نئے جذبہ پر اظہار مسرت کیا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے ان طبقوں کی فتح ہے جو جملہ مذاہب کی پوری آزادی کے حامی ہیں۔ اس سمجھوتے کی مدد سے دونوں ممالک ان بین المملکتی مسائل کو جو فوری توجہ کے مستحق ہیں باسانی حل کر سکیں گے اور اس سے انہیں ایسا مضبوط نظام بنانے میں مدد ملے گی۔ جو ہر شخص کی شخصیت کے جائز احترام کا ضامن ہوگا۔

### تبادلۂ اشیار کا طریق کار

کراچی ۲۸ اپریل آج ایک سرکاری اعلان میں بھارت اور پاکستان کے درمیان تبادلۂ اشیار کے اس طریق کار کی وضاحت کی گئی ہے۔ جسپر نئے معاہدے کے تحت عمل کیا جائیگا۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جوٹ سے تیار ہونے والی اشیار کی درآمد سرکاری حساب میں ہوگی اور باقی طے شدہ اشیار پرائیویٹ ادارے بھی درآمد کر سکیں گے۔

### بھارت اور پاکستان کے تین صوبائی وزراء اعظم کی کانفرنس

ڈھاکہ ۲۸ اپریل۔ اگلے ماہ کے پہلے ہفتے میں مشرقی بنگال مغربی بنگال اور آسام کے وزراء اعظم کا ایک اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں اقلیتوں سے متعلق سمجھوتے کو عملی جامہ پہنانے پر غور و خوض کیا جائیگا۔ اس امر کا انکشاف مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے کل ڈھاکہ ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کیا۔

## آبیانے اور مالیہ میں ۹ لاکھ روپے سے زائد رقم کی معافی

لاہور ۲۸ اپریل۔ حکومت پنجاب نے فصل ربیع بابت ۴۹-۱۹۴۸ء کے آبیانہ اور مالیہ میں نو لاکھ ستائیس ہزار چھ سو اٹھتر روپے تک معافی کی منظوری دی ہے۔

اگرچہ نہروں کے ذریعہ آبپاشی ہونے والے رقبوں میں فصل ربیع بہت اچھی ہوئی ہے تاہم ان علاقوں میں کہیں کہیں فصل خراب ہونے کی وجہ سے مالیہ اور آبیانہ میں متذکرہ صدر معافی کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

## جمعیت اقوام کے ایک اور ادارے کا بائیکاٹ

لیک سکیس ۲۸ اپریل روس نے "جمعیت اقوام کے عام اسلحہ کے کمیشن" کا بھی بائیکاٹ کر دیا ہے۔ کل اس کا نمائندہ نیشنلسٹ چین کی نمائندگی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کمیشن کے اجلاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ جانے سے پہلے اس نے کمیشن کو متنبہ کیا کہ سوویٹ یونین کمیشن کے کسی فیصلے کو بھی تسلیم نہیں کریگی۔ قوم پرست چین کے نمائندے کو نکالنے کے سلسلے میں صرف بھارت اور یوگوسلاویہ نے روس کی حمایت کی۔ یاد رہے روس اب تک جمعیت اقوام کے ۱۲ اداروں کا بائیکاٹ کر چکا ہے۔

## درہ دانیال پر مشترکہ کنٹرول کی تجویز مسترد کر دی گئی

انقرہ ۲۸ اپریل۔ روس نے درۂ دانیال پر مشترکہ کنٹرول کی جو تجویز پیش کی تھی ترکی نے اسے قطعی طور پر مسترد کر دیا ہے۔ اس فیصلے کا انکشاف ترکی کے سفیر مقیم واشنگٹن مسٹر فریدون نے کیا ہے۔

## انڈونیشیا سے مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی تشریف آوری

### مقامی احباب اسٹیشن پہنچکر استقبال کریں

مورخہ ۳۰ اپریل بروز اتوار صبح آٹھ بجے مکرم مولانا مولوی رحمت علی صاحب فاضل مبلغ جاوا سماٹرا لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پہنچ کر مولانا موصوف کا شایانِ شان استقبال کریں۔


مسعود احمد [illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پرنٹنگ پریس [illegible] سے چھپوا کر دفتر الفضل لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر [illegible]

# احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعاؤں کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

جیسا کہ وقت کے حالات سے ظاہر ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے بہت سے اعلانوں اور تقریروں میں بار بار توجہ دلا چکے ہیں۔ یہ ایام بے حد نازک ہیں اور اس بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض رویا بھی شائع فرمائے ہیں اور بعض دوسرے احمدیوں کی خوابیں مزید براں ہیں۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ آجکل خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کا حافظ و ناصر ہو اور ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ ظاہر ہے کہ جہاں ایک طرف ہر خدائی جماعت کے رستہ میں لازماً بعض امتحان اور ابتلا مقدر ہوتے ہیں وہاں دوسری طرف مومنوں کا یہ فرض بھی ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف امتحان کے وقت میں کامل صبر و ثبات سے کام لیں بلکہ آنے والے ابتلاؤں کے پیش نظر خدا کے حضور اپنی مضطربانہ دعاؤں کے ساتھ جھکے رہیں۔

اسی طرح آجکل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی تقدیروں کے ساتھ انسانی کوششوں کی تاریں بھی لپٹی ہوئی ہوتی ہیں اور بعض انسانوں کو تو اللہ تعالیٰ نے فضل و نصرت کے میدان میں غیر معمولی طور پر مخصوص مقام عطا کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ جس رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مرحلہ پر جماعت کو استحکام اور ترقی عطا کی ہے وہ خدا کی خاص نصرت کی دلیل ہے۔ اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ موجودہ اور آنے والے امتحانوں کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی مخصوص دعاؤں میں جگہ دیں۔

دوستوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے موقعوں پر دعاؤں کی قبولیت میں تین باتیں بھاری اثر رکھتی ہیں۔ ان میں ایک صدقہ و خیرات ہے۔ جس پر ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا زور دیا ہے۔ دوسرے روزہ ہے۔ جس پر امت کے صلحاء کا ہر زمانہ میں خاص عمل رہا ہے کہ وہ ہر پریشانی کے وقت میں نماز کے ساتھ نفلی روزہ کو شامل کرتے رہے ہیں اور تیسری بات اپنے نفس میں نیک تبدیلی اور انابت الی اللہ کا پیدا کرنا ہے جو اسلام کا اصل الاصول ہے کیونکہ جب بندہ ایک نیک تبدیلی کے ساتھ خدا کے حضور جھکتا ہے تو ہمارا مہربان آسمانی آقا بھی اس کی دعاؤں کو لازماً قبول فرماتا ہے۔

پس موجودہ نازک ایام میں دوستوں کو چاہئے کہ وہ جماعت کی حفاظت اور ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور لمبی عمر اور بیش از بیش بابرکت زندگی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں اور جن دوستوں کو توفیق ہو وہ صدقہ و خیرات اور نفلی روزوں کے ذریعہ اپنی دعاؤں کے لئے مزید مقبولیت حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں وکان اللہ معنا و معکم اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۲۴؍۴؍۵۰

# پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ مردم شماری کی فہرستیں جلد تر بھجوائیں

گذشتہ مہینہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں اپنی جماعت کے کل افراد کی مردم شماری کر کے فہرستیں بھجوانے کی درخواست کی گئی تھی۔ فہرست کے نقشہ کا نمونہ بھی تمام جماعتوں میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اور فہرست بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۵۰ء مقرر کی گئی تھی۔ ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ ممکن ہے بعض بڑی جماعتوں کے لئے یہ وقت کم ہو۔ اس لئے جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ فہرستیں اب زیادہ سے زیادہ ۱۰ مئی ۵۰ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ میں بھجوا دیں۔ اس سے زیادہ تاخیر مناسب نہ ہوگی۔

امراء اضلاع لاہور۔ گجرات۔ سرگودھا۔ جھنگ۔ لائلپور اور سیالکوٹ خاص توجہ کریں۔ اسی طرح صوبہ سندھ۔ کراچی اور صوبہ سرحد کی جماعتیں بھی خاص اہتمام کے ساتھ فہرستیں تیار کر کے بھجوائیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

**درخواست دعا۔** خاکسار کا لڑکا محمد سلیمان بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عبدالرحمٰن شمیم از موچی دروازہ لاہور

# تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب کرام کا شکریہ

۱۹ اپریل ۵۰ء تک جن دوستوں نے اپنے سکول کی عمارت کیلئے میرے رفقاء کار کو جنہوں نے حال ہی میں فرداً فرداً یا وفد کی شکل میں مختلف اضلاع کا دورہ کیا ہے یکصد یا یکصد روپیہ سے زیادہ چندہ دیا ہے۔ ان کا نام ذیل میں شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور اخلاص میں برکت دے۔ اور دیگر مخیر اصحاب کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — ۱۱۰/-/- روپے
(۲) محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب (برادر شیخ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ) — ۲۴۰/-/- ”
(۳) محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب (کلاں) آف کلکتہ — ۲۰۰/-/- ”
(۴) محترم ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب لاہور — ۲۰۰/-/- ”
(۵) محترم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا۔ — ۲۰۰/-/- ”
(۶) محترم سیٹھ دوست محمد صاحب شمس آف کلکتہ۔ — ۱۰۰/-/- ”
(۷) محترم محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا۔ — ۱۰۰/-/- ”
(۸) محترم عبدالرحیم صاحب پراچہ ملتان — ۱۰۰/-/- ”

ہماری جماعت پر ایک ہی وقت میں جس قدر مالی بوجھ ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن مالی بوجھ دوست طوعی طور پر ہر قسم کی تحریک میں قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھلا رہے ہیں۔ اس کا ثبوت اس اخلاص اور جوش سے بھی ملتا ہے جس کا اظہار احباب کرام اپنے مرکزی سکول کے چندہ میں شریک ہونے کے لئے بحیثیت مجموعی دکھلا رہے ہیں۔ میں ان تمام دوستوں کا جنہوں نے اس قومی کام میں حصہ لیا ہے اور دیگر اصحاب کو بھی اس کار خیر میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ نیز احباب ذیل خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جن کی وجہ سے میرے رفقاء کار کے کام میں آسانیاں ہوئی ہیں۔

(۱) مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا (۲) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب و مکرم عبداللطیف صاحب ٹھیکیدار (بھیرہ) (۳) مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب و حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ (۴) مکرم ماسٹر محمد دین صاحب گوجرہ (۵) مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ (۶) مکرم منظور احمد صاحب ایاز ملتان (۷) مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب اے ڈی آئی و قائد صاحب خدام الاحمدیہ منٹگمری (۸) مکرم ماسٹر حاکم دین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ۔ سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ)

# ضلع جھنگ میں ضلع وار نظام

جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضلع جھنگ میں ضلع وار نظام جاری کرنا منظور فرما لیا ہے لیکن جماعت احمدیہ ربوہ (مرکزیہ) اور احمد نگر نزد ربوہ اس نظام میں شامل نہیں ہوں گے۔ نیز ضلع جھنگ کیلئے مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب بی اے ہیڈ کلرک دفتر بندوبست جھنگ کو امیر ضلع از یکم مئی ۱۹۵۰ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک کیلئے منظور فرما لیا ہے۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امیر ضلع کے ساتھ پوری طرح تعاون فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

# خریداران الفضل کے پتے

عنقریب چھپوائے جائیں گے۔ جو دوست کوئی تبدیلی یا اصلاح پسند فرمائیں وہ براہ مہربانی ایسی اصلاح صاف و خوشخط لکھ کر بھجوا دیں۔

ایسی اطلاعات اگر پندرہ مئی ۵۰ء تک آ جائیں تو ان کے مطابق عمل ہو سکے گا۔

مینیجر الفضل

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

۲۹ اپریل ۱۹۵۰ء

# ایک عظیم الشان تاریخی دستاویز

سہ روزہ کوثر میں ایک صاحب سلطان خان جدون کراچی کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے جس کو ہم ذیل میں لفظ بلفظ درج کرتے ہیں۔

"دور حاضر کے مسلمانوں میں یہ جذبہ بڑی شدت سے پایا جاتا ہے۔ کہ ہر اسلامی چیز کو یورپی علم و حکمت کی کسوٹی پر پرکھ کر سچا ثابت کیا جائے۔ اور اگر اس پرکھ کی رو سے اسلامی تعلیمات میں کوئی خامی نظر آئے۔ تو لفظی موشگافیوں اور حسب منشاء تاویلات کی مدد سے ان میں دلخواہ لچک پیدا کر لی جائے۔ ان لوگوں کے خیال میں اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے۔ کہ اسے یورپین نظریوں کی مدد سے سچا ثابت کر دیا جائے حالانکہ ہمیں یورپین نظریوں کے سچا یا جھوٹا ہونے کا فیصلہ اسلامی طرز تفکر اور قرآنی نور بصیرت کی مدد سے کرنا چاہیئے۔ یہ لوگ کس قدر بڑی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس کا فیصلہ پروفیسر بروم کے اس نظریہ سے ہو سکتا ہے۔ جس کی رو سے پروفیسر موصوف نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈاروِن کا نظریہ "ارتقاء" بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جو ہڈیاں اور کھوپڑیاں جنوبی افریقہ سے دستیاب ہوئی ہیں۔ ان سے ہمیشہ کے لئے ثابت ہو گیا ہے کہ زمانہ قدیم کا انسان پچھلی ٹانگوں پر چلتا تھا۔ اور اسے بندر سے کوئی تعلق اور مشابہت نہیں تھی۔"

(کوثر ۲۸ اپریل ۱۹۵۰ء)

اس مکتوب کو پڑھ کر ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مشہور مکتوب یاد آ گیا۔ جو حضورؑ نے سر سید احمد خان صاحب کے نام لکھا تھا۔ حضورؑ نے یہ مکتوب نومبر ۱۸۹۲ء میں لکھا تھا۔ اور حضورؑ کی مشہور تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" میں شامل ہے۔ یہ مکتوب دراصل اسلامی تاریخ میں ایک نہائت اہم اور عظیم الشان دستاویز ہے۔ جو عین اس وقت معرض وجود میں آئی۔ جبکہ مغربی الحادی نظریات نے پہلے پہل نہائت قوت کے ساتھ ایشیائی مذاہب پر خاصکر اسلام پر حملہ کیا۔ جس حملہ کی تاب مسلمانوں کے بعض بڑے بڑے علماء بھی نہ لا سکے۔ اور جس سے بہت سی عظیم شخصیتوں کے پاؤں بھی متزلزل ہو گئے۔

مغربی سائنس اور فلسفہ کا اسلام سے تصادم ایک ایسا حادثہ عظیم ہے۔ کہ تاریخ میں اس کی نظیر بہت ہی کم ملتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں اس قسم کا حادثہ پہلے شائد اس وقت ہوا تھا۔ جب اسلام یونانی فلسفہ سے دوچار ہوا تھا۔ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ نے بعض علمائے حق پیدا کئے۔ جنہوں نے اسلام کے جہاز کی ان متلاطم پانیوں میں راہ نمائی کی۔ اور اس کو غرق ہونے سے بچا لیا۔ ان میں سے حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ مجدد وقت کا اسم گرامی خاص طور پر نمایاں شان رکھتا ہے۔ آپ نے بادشاہوں کے درباروں سے کنارہ کش ہو کر فلسفہ یونان کی الحادی یورش کے آگے نہائت مضبوط اسلامی بند ایسا لگایا کہ اسلام اس تباہی سے بچ گیا۔ جس سے عیسائیت نہ بچ سکی۔

ایسا دوسرا تاریخی تصادم یورپ میں ہوا جب جامد عیسائیت اسلام سے دوچار ہوئی۔ اس دور کو یورپ کا احیائے علوم کا دور کہتے ہیں۔ اس تصادم عظیم میں عیسائیت بالکل بیچک گئی۔ اگرچہ یورپ میں بہت سے عالم عیسائیت اس عہد میں پیدا ہوئے۔ لیکن انہوں نے جو ترمیمات عیسائیت میں کیں۔ وہ عیسائیت کی موت کو اور بھی قریب کرنے کے کام آئیں۔ اس تصادم کی بھٹی سے یورپ خالص الحادی علوم کے لباس میں نکلا۔ عملی سائنس اور فلسفہ نے اعتقادات کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی۔ علمائے یورپ نے تمام علوم کی بنیاد عقلیت اور ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر رکھ دی۔ مابعد الطبیعات سے بالکل انکار کر دیا گیا۔ مادیت سے آگے جانا ممنوع قرار دیا گیا۔

یہ مادی دور عین شباب پر آیا ہی تھا کہ مغرب نے مشرق پر یورش کر دی۔ مغربی اقوام نے عربوں کو سمندر میں شکست دے کر تمام ایشیائی ممالک کے کناروں پر اپنا قبضہ کر لیا۔ برعظیم ہندوستان میں انگریزوں کی جدوجہد کامیاب ہوئی۔ ان کے ساتھ مغربی مادی علوم بھی یہاں ھسنے شروع ہو گئے۔ ایک عظیم الشان تصادم ہوا بڑے جید ذہن لرزہ میں آ گئے۔ مسلمانوں میں سر سید احمد خان صاحب نے قرآن کریم کی تفسیر مادی علوم کی روشنی میں کرنی شروع کی۔ اگرچہ آپ کی جدوجہد کے کئی پہلو ایسے ہیں جو مسلمانوں کا جمود توڑنے کے لئے نہائت مفید ثابت ہوئے۔ مگر چونکہ آپ نے مغربی مادی علوم کو بلاچون وچرا صحیح اور آخری حرف تسلیم کر لیا۔ آپ کا اجتہاد فی الاسلام جائز حدود سے خطرناک حد تک تجاوز کر گیا۔ دراصل آپ نے اسلام کی مرکزی بنیاد تعلق باللہ پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ بہت سے مسلمانوں پر بھی مادی تحریک کا وہی اثر ہوا جو یورپ پر ہوا تھا۔

جو کچھ یورپ کے علماء نے مذہبی اعتقادات کی تحقیق میں لکھا تھا۔ ان کو یہاں بلا تحقیق اپنا لیا گیا۔ اور یہ نہ سوچا گیا۔ کہ جو عیسائیت مغرب میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا مزاج اسلام سے بالکل مختلف ہے۔ سر سید نے مغربی علوم کا جو دروازہ اس طرح کھول دیا تھا۔ مسلمانوں کی نئی پود بھی اسی دروازہ سے دور جدید میں داخل ہوئی۔ اور لازم تھا کہ مغربی تعلیم یافتہ مسلمان بھی اسی الحادی رنگ میں رنگے جائیں۔ جس رنگ میں یورپ اس وقت رنگا ہوا ہے۔ فرق صرف یہ رہا کہ مغربی علماء تو نئی نئی تحقیقات کرتے رہے۔ مسلمان اس تحقیقات کے نتائج کو صحیح تسلیم کرتے چلے گئے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان تعلیم یافتہ طبقہ کی ایک خاصی تعداد اسلام کے متعلق وہی خیالات رکھتی ہے۔ جو یورپ کا ایک ملحد مادہ پرست تمام مذاہب کے متعلق رکھتا ہے۔

یورپ کی یہ مادی تحریک اب تمام ایشیائی بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ تمام اسلامی ممالک میں پھیل رہی ہے۔ اور جو خالص اسلامی تحریکیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ وہ بھی اس طرح اسلام کو پیش کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک کامل قانون قرآن کریم کی صورت میں نازل کر دیا ہے۔ اب انسانوں کا کام صرف یہ ہے۔ کہ اس کے قانون کے مطابق عمل کریں۔ ورنہ خود اللہ تعالےٰ اب کوئی بالارادہ دلچسپی اپنے قانون کے قیام و استحکام کے لئے نہیں لیتا۔

یہ ایک نہائت دردناک حقیقت ہے اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ دنیا کا سواد اعظم نئے مادی علوم سے اتنا مرعوب ہو چکا ہے کہ اب تعلق باللہ کا دعوےٰ دنیا کے عقلمندوں کو ایک عجیب وغریب دعوےٰ معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اب خدا تعالےٰ کو ماننے والے اور باری تعالےٰ کی توحید اور رسالت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھنے والے بھی ایسے دعوے کو تمسخر سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ مرض لاعلاج حد تک پہونچ چکا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ جن صاحب کا مکتوب ہم نے شروع میں "کوثر" سے نقل کیا ہے۔ وہ خود بھی نہیں جانتے۔ کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جب مادی علوم اپنی پوری طاقت سے انسانوں کے اذہان کو اپنے مضبوط پنجہ کی گرفت میں لئے ہوئے ہیں۔ تو چند گزشتہ مافوق الفطرت تجربات کا تذکار خواہ وہ ایسے مقدس صحیفوں ہی میں درج کیوں نہ ہوں۔ جن پر ہمارا ایمان ہو۔ کس طرح اس مضبوط گرفت سے اذہان کو چھوڑا سکتا ہے۔ خاصکر جبکہ مادہ پرست عقلیت ان گزشتہ تجربات کی توضیح بھی مادی ماحول کے اندر رہ کر کرنے پر تلی ہوئی ہو۔

صاف صاف لفظوں میں ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ جب مادہ پرست عقلیت اپنے پورے ساز و سامان سے اعتقادات کی دنیا پر حملہ آور ہو چکی ہے۔ تو محض یہ بات کہ کسی گزشتہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے انسان سے کلام کیا تھا۔ اب اس حملہ کا مقابلہ کس طرح کر سکتی ہے۔ جب دنیا اب یہ مانتی ہی نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ بندوں سے کلام کر سکتا ہے تو مقدس سے مقدس صحیفہ میں اس حقیقت کا بیان ان پر کیا اثر رکھ سکتا ہے۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ کا کوئی ایسا بندہ دنیا کے روبرو کھڑا ہو کر اس بیان کی عملی تصدیق پیش نہ کرے۔

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکتوب جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے نومبر ۱۸۹۲ء میں آج سے اٹھاون سال پہلے لکھا گیا تھا۔ اور ایسے زمانہ میں لکھا گیا تھا۔ جب برعظیم ہند کے مسلمان مغرب اور مشرق کے عظیم تصادم کے دور کے شباب میں سے گزر رہے تھے۔ جبکہ مادیت کے سامنے اسلام کا جھنڈا سرنگوں کیا جا رہا تھا۔ ہم اس عظیم الشان تاریخی دستاویز سے ایک اقتباس بطور نمونہ یہاں درج کرتے ہیں۔ ناظرین اس سے اندازہ لگا لیں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس عظیم تصادم میں مسلمانوں کی راہ نمائی کے لئے ہی مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر مبعوث فرمایا ہے۔ تاکہ اس جھنڈے کو از سرنو بلند کیا جائے۔ تاکہ تمام اقوام کے سامنے یہ ثابت کیا جائے۔ کہ قرآن کریم زندہ خدا کا زندہ پیغام ہے جو زندہ رسول کے ذریعہ تمام آنے والے زمانوں کے لئے بھیجا گیا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

# جرمنی میں تبلیغ اسلام

## مختلف سوسائٹیوں میں اسلام کی حقانیت پر کامیاب تقاریر۔ پریس انٹرویو۔ تبلیغی اور تربیتی ملاقاتیں

### رپورٹ ہیمبرگ مشن بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔اے انچارج ہیمبرگ مشن

ماہ زیر رپورٹ میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق تبلیغ اسلام کا کام خوش اسلوبی سے ہوتا رہا۔ تقاریر پریس انٹرویو۔ ملاقاتوں اور تربیت احباب کا کام بفضلہ تعالےٰ جاری رہا۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگزاری احباب کے ملاحظہ کے لئے دعا کی درخواست کے ساتھ عرض ہے۔

### ایک سوسائٹی کے زیر انتظام تبلیغ

ہیمبرگ کی ایک مشہور سائیکالوجیکل سوسائٹی نے خاکسار کو اسلام کے متعلق تقریر کرنے کے لئے ۸ مارچ کو مدعو کیا۔ ہیمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر اور بعض طلباء بھی تقریر میں شریک ہوئے خاکسار نے ۴۵ منٹ تک خصوصیات اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ توحید باری تعالےٰ تمام انبیاء پر ایمان۔ اسلامی رواداری۔ اسلامی تعلیمات کی فوقیت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج کی فلاسفی کو پیش کیا۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کو بیان کیا۔ تقریر بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہی۔ حاضرین نے تقریر کو سراہا۔ اور اس امر کو تسلیم کیا کہ اسلام کی ان تعلیمات کا انہیں پہلے علم نہ تھا۔ اور ان کے علم میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ تقریر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک سوال وجواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ بحث کے دوران میں ہیمبرگ یونیورسٹی کے ایک سابقہ پروفیسر نے اسلام کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اور تاریخی حالات کی روشنی میں ثابت کیا کہ اسلام امن اور رواداری کا مذہب ہے اور اسلام نے مذہب کو پھیلانے کے لئے کبھی بھی تلوار سے کام نہیں لیا۔ تین گھنٹہ کی دلچسپ کارروائی کے بعد میٹنگ اختتام پذیر ہوئی

### انگریزی پریس سیکشن کے زیر انتظام تقریر

ہیمبرگ کی ملٹری گورنمنٹ کے ماتحت یہاں ان کے پریس سیکشن کی طرف سے ایک نہایت شاندار عمارت میں اہم تقاریر کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس ماہ خاکسار کو بھی انہوں نے اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی دعوت دی۔ اور اس تقریر کا پریس اور اشتہارات کے ذریعہ انہوں نے خوب پروپیگنڈا کیا۔ تقریر ۳۰ مارچ کو ان کے لیکچر ہال میں ہوئی۔ لیکچر ہال بفضلہ تعالےٰ تمام حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ محکمہ کے ڈائرکٹر نے خود صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ خاکسار نے ایک گھنٹہ سے کچھ زیادہ وقت تک تقریر کی۔ جس میں اسلامی تعلیمات کی خصوصیات۔ اس کی ضروری تعلیمات کو بیان کرتے ہوئے اسلام کے سوشل اقتصادی اور پولیٹیکل نظام پر سیر کن بحث کی۔ نیز کمیونزم کے نقائص کو بیان کیا۔ ۵ بار ۱۱ کے مختلف اسلامی نظریوں کو بھی بیان کیا۔ آخر میں اس بات پر زور دیا کہ آج روئے زمین پر صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اس کے ثبوت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں اور سلسلہ احمدیہ کی مخالف حالات میں ترقیات کو بیان کیا۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب دیئے۔

### ایک دعوت میں شمولیت

ہیمبرگ یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے ایک دعوت کے موقعہ پر خاکسار کو مدعو کیا۔ اس مجلس میں بعض پروفیسر بھی شامل ہوئے۔ اس مجلس میں تین گھنٹہ تک خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اسلام کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے اسلامی تعلیمات کا دیگر مذاہب کی تعلیمات سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی فوقیت کو ثابت کیا۔ اور اس بات کو کھولکر بیان کیا۔ کہ مذہب کا مقصد اللہ تعالےٰ سے بندوں کا تعلق استوار کرنا ہے۔ اور یہ مقصد آج صرف اسلام کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

### پریس انٹرویو

ماہ زیر رپورٹ میں بھی بفضلہ تعالےٰ پریس انٹرویو جاری رہے۔ جرمن پریس ایجنسی کا نمائندہ دو دفعہ انٹرویو کے لئے آیا دونوں دفعہ اپنے مشن اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق اسے واقفیت بہم پہونچائی جس کے نتیجہ میں اس نے دو مضامین مرتب کر کے پریس کو دیئے ہیں۔ اسی طرح ایک اور جرنلسٹ ملنے کے لئے آیا۔ اس سے بھی اپنے مشن کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ مزید گفتگو کے لئے اس نے مجھے اپنے مکان پر مدعو کیا ہے۔

### تبلیغی اور تربیتی ملاقاتیں

تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ اب بفضلہ تعالےٰ بہت حد تک بڑھ چکا ہے۔ ایک روز پروفیسر ڈاکٹر Ratjens نے خاکسار کو اپنے ہاں بلایا۔ اس نے یونیورسٹی کے اسلام کے پروفیسر اور ایک اور دوست کو بھی بلایا ہوا تھا۔ چار گھنٹہ تک گفتگو کرنے کی توفیق ملی۔ ایک دوست نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ اس میں چار دوست شریک ہوئے۔ دیر تک اسلام کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دوست کے ہاں ملنے گیا۔ اور ان سے اور ان کے ایک دوست سے تین گھنٹہ تک گفتگو کی۔ ایک ترک مسٹر امین اور ان کی بیوی سے سات دفعہ ملاقات کر کے پیغام حق پہونچایا۔ یہ دوست تین دفعہ خاکسار کے ہاں بھی ملنے کے لئے آئے۔ ایک اور دوست مسٹر Hablitzel ملنے کے لئے آئے۔ یہ یوگوسلاویہ میں عرصہ تک رہ چکے ہیں۔ اور دیر سے اسلام قبول کر چکے ہوئے ہیں۔ ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ ایک بدھ دوست ملنے کے لئے آئے۔ ان سے گفتگو کی۔ اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ انہوں نے اپنی مجلس میں تقریر کی بھی دعوت دی ہے۔ ملٹری گورنمنٹ کے مذہبی امور کے انچارج مسٹر (East Wood) اپنی اہلیہ اور والد کے ہمراہ ملنے کے لئے آئے۔ ہیمبرگ یونیورسٹی کے سابقہ پروفیسر ڈاکٹر Hein کے ہاں دو دفعہ گیا۔ اور دونوں دفعہ اسلام کے متعلق گفتگو کی۔ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر سے علاوہ ہفتہ وار اجلاس کے ۱۳ دفعہ ملاقات کی۔ اور ان سے سفر پاکستان۔ تربیتی امور اور مشن کے کاموں کے متعلق گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔ برادرم عبدالرحیم صاحب نووکس کے ہاں چار دفعہ گیا۔ اور انہیں قاعدہ یسرنا القرآن کا سبق پڑھاتا رہا۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ سے اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔ برادرم عبدالحمید صاحب ڈنگر سے ایک دفعہ ملاقات کی۔

### ہفتہ وار اجلاس

ہفتہ وار اجلاس بھی باقاعدگی سے جاری رہے۔ احباب جماعت شامل ہوتے رہے دیباچہ انگریزی تفسیر القرآن کا جرمن ترجمہ پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔ نیز احباب سے ضروری امور کے متعلق مشورے کرنے کے مواقع ملتے رہے۔ یہ اجلاس احباب کی تربیت کے سلسلہ میں مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

### رسالہ اسلام کی اشاعت

اپنے ماہوار رسالہ Der Islam کی کیصد کاپیاں زیر تبلیغ احباب کی خدمت میں بھجوائیں یہ رسالہ زیورک اور ہیمبرگ مشن کی طرف سے باہمی تعاون سے تیار کر کے دونوں ممالک میں پھیلایا جاتا ہے۔ اور یہ رسالہ بفضلہ تعالےٰ تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کرنے کا بہت کارآمد ذریعہ ہے۔

### درخواست دعا

مختصر طور پر رپورٹ کارگزاری عرض کرنے کے بعد احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب اپنی نیم شبی دعاؤں میں سلسلہ عالیہ کے عاجز خدام کو ضرور یاد رکھیں۔ ایک اہم کام ہمارے سپرد ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی تائید ونصرت کا بہت حد تک محتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ وہ دن جلد لائے۔ جبکہ پرچم اسلام لہلہاتا ہوا نظر آئے۔

اللھم آمین

---

### سانحہ ارتحال

نہایت ہی افسوس ہے کہ مسماۃ حسین بی بی بیگم صاحبہ چوہدری عزیز اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت وزیر آباد مورخہ ۲۴؍۵ چند روز کے لئے تپ محرقہ میں مبتلا ہو کر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ عزیزہ موصوفہ کا نوجوان بچہ عبدالقدوس صاحب ۱۵؍۵ سے محاذ کشمیر پر گیا ہوا ہے۔ مرحومہ اس کی غیر حاضری میں بیمار ہو کر وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سلسلہ سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اور پسماندگان کو اللہ تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ از لاہور

# قومی حمیت کا افسوسناک مظاہرہ

(از سردار احمد صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ)

برادرم قریشی فیروز محی الدین صاحب (متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ) لاہور سے ربوہ تشریف لا رہے تھے۔ کہ راستے میں ان کی ملاقات چند پادریوں سے ہوئی۔ دوران گفتگو میں ان سے معلوم ہوا۔ کہ ان دنوں سانگلہ ہل میں عیسائیوں کی سالانہ کنونشن ہو رہی ہے۔ اور وہ اس میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔ پادری صاحبان نے رسمی طور پر قریشی صاحب کو اس میں شرکت کی دعوت دی۔ اس وقت تو قریشی صاحب نے اس دعوت کے جواب میں سکوت ہی اختیار کیا۔ کیونکہ آپ کا ربوہ پہنچنا ضروری تھا۔ مگر یہ بات آپ کے دل میں ایک کانٹے کی طرح کھٹکتی رہی۔ اور انہوں نے ربوہ پہنچ کر جامعۃ المبشرین میں اس ملاقات کا ذکر کیا۔ مکرم شیخ عبد الخالق صاحب معلم بائیبل اور جناب محترم پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین نے اس موقع کو ہماری عملی ٹریننگ کے لئے مناسب خیال کیا۔ اور دوسرے ہی دن درجہ ثالثہ جامعۃ المبشرین کے وہ طلباء جو بائیبل کے درس میں شامل ہوتے ہیں۔ مکرم شیخ صاحب کی زیر نگرانی عازم سانگلہ ہل ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی یہ سنت ابتدائے آفرینش سے چلی آتی ہے۔ کہ جب وہ ایک قوم کو اپنی کسی نعمت سے نوازتا ہے۔ تو اس نعمت کو عام کرنے کا جوش اور ولولہ بھی ان کے قلوب میں بھر دیتا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو اس مسیح موعود کو پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا کی ہے۔ جس کا برسوں سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ اس لئے اس جماعت کے افراد بھی اس نعمت اور اس نور کو پھیلانے میں کسی طرح سابق انبیاءؑ کے متبعین سے پیچھے نہیں رہے۔ میں نے تو اس بات کا بار بار مشاہدہ کیا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کا کوئی فرد خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت جب بھی اسے تبلیغ حق کا کوئی موقع میسر آتا ہے۔ تو وہ اس سے گریزاں نہیں ہوتا۔ اور اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایقان و ایمان کی اس مضبوط چٹان پر کھڑا ہوا محسوس کرتا ہے۔ جس پر سے اغیار اسے باوجود اپنی کثرت کے ہلا بھی نہیں سکتے۔ اسی بات کا مشاہدہ آج پھر میں نے کیا۔ جب ہم سانگلہ پہنچے۔ تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ سانگلہ کے بعض دوستوں کی کوشش سے عیسائیوں کے ساتھ گفتگو کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔ چونکہ یہ گفتگو بحث مباحثہ کے لئے نہیں بلکہ تحقیق حق کے لئے تھی۔ اس لئے فریقین نے شور و شغب کے ڈر سے حسب وعدہ ان امور کو پردہ اخفا میں رکھنے کی کوشش کی۔ مگر ایسی باتیں کبھی بھلا چھپائے چھپ سکتی ہیں۔ سانگلہ ہل کے کئی ایک دوستوں کو اس گفتگو کا علم ہو چکا تھا۔ اور اسّی کے قریب دوست وقت مقررہ پر بحث سننے کے لئے چرچ ہاؤس میں پہنچ گئے۔ کنونشن میں حصہ لینے کے لئے دور و نزدیک سے کافی تعداد میں پادری صاحبان وہاں جمع تھے۔ وہ بھی آموجود ہوئے۔ دونوں جماعتیں آمنے سامنے ایک کھلے پلاٹ میں بیٹھ گئیں۔ اور دوستانہ ماحول میں گفتگو شروع ہوئی۔

ہم یہ چاہتے تھے۔ کہ تحریف بائیبل کے بعد موضوع سخن عہد نامہ قدیم و جدید کی وہ پیشگوئیاں ہوں۔ جو انبیاء بنی اسرائیل نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ میں بیان فرمائی ہیں۔ مگر پادری صاحب اس بحث میں اپنے مذہب کی موت دیکھ کر اس طرف آنے کا نام ہی نہ لیتے تھے۔ بالآخر جب اس بحث نے طول پکڑا اور پادری صاحب اپنا دامن چھڑانے میں کسی طرح بھی کامیاب نہ ہوئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ”دیکھیے صاحب آپ ہیں احمدی۔ مسلمان آپ کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اس لئے آپ میرے سامنے تین چیزوں کا نام لینے میں احتیاط سے کام لیں۔ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) قرآن (شریف) اور اسلام۔ جونہی پادری صاحب کی زبان سے یہ کلمات نکلے۔ مجھے چند تالیاں بجنے کی آواز آئی۔ گویا بعض لوگ زبان حال سے پادری صاحب کو خراج تحسین ادا کر رہے ہیں۔ میں نے مڑ کر تالیاں پیٹنے والوں کو دیکھا۔ اپنی وضع قطع اور خو بُو سے وہ مسلمان دکھائی دیتے تھے۔ ان کی شکل و صورت دیکھ کر میں تذبذب میں پڑ گیا۔ کہ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ کہ اپنی وضع قطع اور شکل و صورت سے تو یہ ہمارے مسلمان بھائی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر کام وہ کیا۔ جو اس وقت اسلام کے معاند اور بدترین دشمن بھی نہ کر سکے۔ کبھی دل میں خیال آتا۔ کہ عیسائی ہوں گے۔ مجھے ان کی ظاہری شکل و صورت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ کبھی یہ خیال گزرتا۔ کہ یہ مسلمان ہی ہوں گے۔ مگر سادہ لوحی اور سادگی کی بنا پر پادری صاحب کے کلام کو سمجھ نہ سکے ہوں گے۔ اس لئے انہوں نے تالی پیٹ دی ہوگی۔ مگر پھر جب میں غور سے ان کی شکل و صورت دیکھتا تھا۔ تو ان کی طرحدار پگڑیاں۔ چہرہ کے خط و خال اور ان کا لباس یہ سب میرے اس خیال کی تردید کر رہے تھے۔ اس قسم کا لباس زیب تن کرنے والے اتنے جاہل اور اجڈ تو نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ سادہ اور عام فہم کلام کو بھی نہ سمجھ سکیں۔

میں انہی خیالات میں مستغرق تھا۔ کہ میری نظر ایک انگریز پادری صاحب پر پڑی۔ جو سراسیمہ دل اور پریشان حال معلوم ہوتے تھے۔ کبھی وہ ایک پادری کے پاس جا کر آہستہ آہستہ باتیں کرتے۔ اور کبھی دوسرے کے پاس۔ مگر ان کی امید بر آتی نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ وہ اس گفتگو کے سلسلہ کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔ آخر بڑی جد و جہد کے بعد وہ اس امر میں کامیاب ہو گئے۔ اور مد مقابل پادری صاحب ہمیں وہیں بیٹھے چھوڑ کر چلتے بنے۔

اب مجھے اپنی حیرانی کو دور کرنے کا موقع ملا۔ میں نے مقامی جماعت کے بعض دوستوں سے ان احباب کے متعلق دریافت کیا۔ جو بظاہر مسلمان معلوم ہوتے تھے۔ مگر انہوں نے تالیاں بجا کر ایک معاند اسلام کی پیٹھ ٹھونکی تھی۔ تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ یہ سانگلہ کے ان چیدہ چیدہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ جو احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اور یہاں بھی یہ محض اسی غرض کے لئے آئے تھے۔ کہ وہ ہمارے خلاف عیسائیوں کی مدد کریں۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے تالیاں پیٹ کر کیا۔ ان کی یہ بات سن کر میرے دل پر کیا گذری؟ کچھ نہ پوچھئے۔ ایک عرصہ تک میں اپنے دوستوں سے الگ مسلمانوں کی موجودہ پستی اور ذلت کے وجوہ و اسباب پر غور کرتا رہا۔ نہ معلوم جماعت احمدیہ کا نام زبان پر آتے ہی ہمارے علماء کی عقلوں پر کیوں پردے چھا جاتے ہیں۔ اور یہ عداوت ترقی کرتے کرتے یہاں تک بڑھ جاتی ہے۔ کہ جب احمدیہ جماعت اور عیسائیوں کا مقابلہ ہو۔ تو یہ ”اسلام کے پاسبان“ معاندین اسلام کی صفوں میں شامل ہو کر اسلام اور قرآن شریف کو اپنے تیروں کا ہدف بناتے ہیں۔ اور ان کے دماغ اسقدر بدل چکے ہیں۔ کہ انہیں اس امر کا احساس تک نہیں ہوتا۔ کہ احمدیوں کی مخالفت میں وہ اپنے تیروں سے اپنے ہی سینوں کو چھلنی کر رہے ہیں۔ انہی باتوں سے متاثر ہو کر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

شاید ایک ظاہر بین نگاہ اس واقعہ کو پڑھ کر اسے ایک معمولی حادثہ قرار دے۔ مگر وہ شخص جس کا دل اسلام اور بانی اسلام کی محبت سے معمور ہے اس واقعہ کو پڑھ کر اس پر آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکے گا۔ کاش ہمارے مخالف بھائی ٹھنڈے دل سے یہ سوچ سکیں۔ کہ کہیں ہم احمدیت کی مخالفت میں اسلام کی بیخ کنی تو نہیں کر رہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

# مصباح

یہ سراسر فضل ایزدی ہے۔ کہ ربوہ کی مقدس بستی سے سب سے پہلا شائع ہونے والا رسالہ مصباح ہے۔ تاریخ ربوہ میں تمام اخباروں اور رسالوں سے سبقت لے جانے کی سعادت صرف اسے ہی نصیب ہوئی ہے۔ یہ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام پہلے قادیان میں شائع ہوا کرتا تھا۔ لیکن انقلاب زمانہ اور ہجرت کی تلخیوں سے اسے بھی دوچار ہو کر کچھ عرصہ کے لئے بند رہنا پڑا۔ لیکن اب ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ خدا نے ہمیں پھر اسکی اشاعت کی توفیق بخشی۔ ماہ اپریل کا پرچہ شائع ہو چکا ہے۔ اور بہت سی مصباحی بہنوں کو بھیجا جا چکا ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ ماہ اپریل کے پرچہ کے لئے ہمیں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اول ڈیکلریشن کا حاصل کرنا ہی بہت کٹھن منزل تھی۔ اس منزل کے طے کرنے کے بعد فوری طور پر اسی ماہ پرچہ شائع کرنا کار دارد تھا۔ لیکن الحمد للہ۔ کہ خدا کی نصرت و تائید نے ہمارا ساتھ دیا۔ اور پرچہ وقت پر شائع ہو گیا۔ ہمارا کام یہیں ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیں آگے بہت آگے قدم بڑھانا ہے۔ رسالہ کو ہر لحاظ سے اس کی اعلیٰ منزل پر پہنچانا ہے اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم مشترک جد و جہد کام میں لائیں۔ جو بہنیں اسکی خریدار بن سکتی ہیں۔ وہ خریدار بنیں۔ اور اسکی اشاعت میں مزید کوشش کریں۔ اہل علم بہنیں اسکی اشاعت کے لئے اپنے قیمتی مضامین روانہ فرمائیں۔ روحانیات اور اخلاقیات کے علاوہ خانہ داری کشیدہ کاری۔ حفظان صحت کے متعلق اپنی مفید معلومات سے متمتع فرمائیں۔ نیز رسالہ مصباح میں جن اصلاحی پہلوؤں کی ضرورت ہے۔ اور جو تجاویز اس کی ترقی کے متعلق ان کے ذہن میں آئی ہیں۔ ان سے ضرور مطلع فرمائیں۔ یہ خیال رہے۔ کہ اب یہ تمام کام آپ ہی نے کرنا ہے۔ اس لئے آپ میں سے ہر ایک ان تمام امور کے لئے اپنے آپ کو ذمہ وار خیال کرے۔ (امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

## درخواست دعا

چودھری محمد سعید صاحب نواب زادہ چودھری محمد الدین صاحب مرحوم کی بیٹی رشیدہ عمر ۱۱ سال قریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ٹی۔ بی کا تھا۔ لیکن ہاجکن ڈیزیز تشخیص کی ہے۔ بیماری چھوٹی بچی درد کی وجہ سے سخت بے چین رہتی ہے۔ احباب سلسلہ سے مکمل صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ لاہور)

# ہماری کامیابی تو یقینی ہے

## لیکن

# میدانِ عمل میں قربانیاں درکار ہیں!

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

ہم جب قادیان کی مقدس بستی سے ہجرت کے سلسلہ میں قافلوں کی صورت میں عازم پاکستان ہوئے تھے تو اس وقت ہمارے دلوں کی عجیب ہی کیفیت تھی۔ آنکھیں پر نم تھیں تو قلب و جگر سخت حزیں تھا اور زبانوں پر یہ الفاظ تھے کہ خدایا! ہم تو ایک ایسی جماعت ہیں جو خود امن سے رہنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو چین کی زندگی گذارنے کا سبق دے رہے ہیں۔ ہم تو کسی پر جور و ظلم نہیں ڈھاتے پھر دنیا والے ہم سے یہ ناروا سلوک کیوں روا رکھ رہے ہیں۔

ایسے موقعہ پر ازمنہ ماضیہ کی تاریخ کا ایک ایک ورق ہماری آنکھوں کے سامنے گزرنے لگا۔ آج سے ۱۳ صدیاں قبل کا زمانہ اور اس کے درد انگیز حالات و واقعات ہمارے سامنے آنے شروع ہو گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارے پیارے آقا سارے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی کفار مکہ نے ویسا ہی ظالمانہ سلوک کیا۔

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کسی کی جائداد اور اموال پر قابض ہونا نہیں چاہتے تھے اور نہ ہی ابنائے آدم کو موت کے گھاٹ اتارنا آپ کا پروگرام تھا۔ ہاں آپ کے مدنظر اگر کوئی مقصد عظیم تھا تو یہی تھا کہ دنیا والے معبودانِ باطلہ کی غلامی ترک کر کے رب السمٰوٰت والارض کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں۔ اور دنیا جہان پر توحید خداوندی کا پرچم لہراتا دکھائی دے۔ اس مقدس مقصد کے حصول کے لئے حضورؐ کوشاں اور سرگرم عمل تھے۔ لیکن افسوس حق کے دشمنوں اور تاریکی کے فرزندوں نے اس خورشید صداقت کو اپنی نورانی کرنوں سے وادیٔ مکہ کو منور کرنے کا موقعہ نہ دیا اور نہ چاہا کہ ہادیٔ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم ام القریٰ کی مقدس گلی کوچوں میں نعرۂ حق بلند کریں۔ ان وحشت و بربریت کے مجسموں نے نہایت بے دردی کے ساتھ ہمارے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مقدس وطن مکہ شریف سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ آپ اس وادیٔ مقدس کو چھوڑتے ہوئے ایک مقام پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بارگاہِ رب العزت میں یوں گویا ہوتے ہیں کہ اے زمین و آسمان کے مالک خدا! تو جانتا ہے کہ مجھے اس مقدس وطن سے کتنی الفت و محبت ہے اس سے ایک منٹ کی جدائی بھی میرے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ہے لیکن مجبور ہوں کہ یہاں کے ظالم اور بے رحم لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے اور تو ان لوگوں کو سمجھ دیجیو تا یہ لوگ باطل پرستی کی قیود سے آزاد ہو کر حق کی طرف رجوع کر سکیں۔

بالآخر خدا تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دردبھری دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور چند سالوں کے بعد آپ فاتحانہ صورت میں دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ خدائی نوشتہ کے مطابق وادیٔ مکہ میں داخل ہوئے۔ یہ ایک عجیب روحانی منظر تھا جو دیکھنے والوں نے دیکھا۔ اس سے جہاں مومنین کے قلوب خوشی و شادمانی سے لبریز ہو گئے وہاں اہل باطل کے ہاں صف ماتم بچھ گئی اور کفر اپنی موت مر گیا اور پرچم توحید ہر جگہ لہرانے لگا۔ روشنی کے متلاشی اور حق کے طالب ہر چہار اطراف سے حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے اور اس طرح خدا تعالےٰ نے ثابت کر دیا کہ میں ایک قادر و توانا ہستی ہوں جب کسی بات کا ارادہ کرتی ہوں تو وہ بات عالم وجود میں آ کر رہتی ہے اور دنیا کی بڑی سی بڑی طاقتیں بھی اس کے راستہ میں روک پیدا نہیں کر سکتیں۔

آج جماعت احمدیہ پر طعنہ زن ہوتے ہوئے مخالف کہتے ہیں کہ قادیان کا ملنا امر محال ہے اور ایک ایسا خواب ہے جو کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو گا۔ ہم ایسے لوگوں سے کہتے ہیں کہ جائیو! ہمیں یقین ہے خدائی وعدوں اور بشارتوں پر۔ خدا تعالےٰ جلد یا بدیر یقیناً وہ مبارک دن لائے گا جس دن کہ ہم بھی اپنے مقدس آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور انور کے جاں نثار صحابہ کی طرح فتح و کامرانی کے گیت گاتے اور سجدات شکر بجا لاتے ہوئے اپنے محبوب وطن قادیان میں خوش و خرم داخل ہوں گے اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس میں روک پیدا نہ کر سکے گی اور خدا تعالےٰ پھر ایک دفعہ اپنی زبردست قدرت کا ہاتھ دکھائے گا اور ویسا ہی روحانی منظر دیکھنے والے دیکھیں گے جیسا کہ قرونِ اولےٰ کے اہلِ ایمان نے دیکھا تھا۔

ایسا خدا تعالےٰ اس لئے کرے گا تا وہ ثابت کرے کہ میں ایک حی و قیوم ہستی ہوں اور اپنے بندوں کی ہر زمانہ میں تائید و نصرت کیا کرتا ہوں۔ جب یہ حقیقت ہے کہ احمدیت کا قیام خدائی منشا کے ماتحت ہوا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کا نام بلند ہو اور اس کے حبیب پاک حضرت محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس مشن اپنے مقصد میں عظیم الشان کامیابی حاصل کرے تو پھر خدا تعالےٰ ہمیں قادیان کیوں نہ دے گا جبکہ یہ مقدس مقام اس کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسکن و مدفن ہے اور مومن لوگ اس بستی میں آباد ہونا ازدیاد ایمان کا باعث سمجھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ آخرکار یہاں سے ہی اسلام کی عالمگیر فتح کا نقارہ بجے گا۔ لیکن یہ سارا کچھ ہماری کوششوں اور قربانیوں اور خدا تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر مخلص احمدی میدان عمل میں نکل آئے اور اپنے اندر صحابہؓ کا سا جوش ایمان پیدا کرے کہ جس کی بدولت انہوں نے ایک قلیل عرصہ میں لاکھوں انسانوں کے دلوں پر اسلام کا سکہ بٹھا دیا تھا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مقدس مقصد میں کامیاب و کامران ہوں تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنے اندر وہ قوت عملیہ پیدا کریں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے اندر پیدا کی تھی۔ جب تک ہم اپنا تن من اور دھن قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے اس وقت تک حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمارے عزائم پختہ اور ہمتیں بلند ہونی چاہئیں کیونکہ ہم نے دنیا میں ایک زبردست روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے جو بغیر قربانیوں اور اخلاص کے پیدا نہیں ہو سکتا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالےٰ کی سنت ہے کہ اس کے انبیاء کی جماعتیں تلواروں کے سایہ تلے پلا کرتی ہیں۔ ان کیلئے پھولوں کی سیج نہیں بچھائی جاتی بلکہ کانٹوں کے بستر بچھائے جاتے ہیں۔ وہ دن اور رات ابتلاء دیکھتے ہیں مگر وہ ڈرتے نہیں۔ ان کے ایمان کمزور نہیں ہوتے بلکہ وہ خوش ہوتے اور سمجھتے ہیں کہ ترقی اور سلسلہ کی اشاعت کے سامان ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے۔ "اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو وہ مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو گا۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۳۳ء)

اسی طرح ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"جو اپنی زندگی خدا تعالےٰ کی راہ میں فنا کرنے کے لئے تیار ہو جائے جو اپنے آپ کو اسلام کے لئے مٹا دینے پر آمادہ ہو جائے جو طلحہؓ کی طرح اپنے جسم پر تیر کھانے کیلئے تیار ہو اور اسی نذر کرے۔ تا کہ کوئی تیر اسلام کے جسم پر نہ جا پڑے ایسے ہی لوگ ہیں جو ان نعمتوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ مقدر ہیں حاصل کر سکتے ہیں مگر جو تلواروں کے سایہ کے نیچے چلنے کیلئے تیار نہیں۔ جو پل صراط پر سے جو تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے گذرنے کے لئے تیار نہیں۔ ... ... جو کانٹوں کے فرش پر ننگے پاؤں چلنے کے لئے تیار نہیں وہ ان نعمتوں کی امید نہیں رکھ سکتا۔ عورتیں جو اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو ذبح کرنے پر آمادہ ہوں وہ اس جنت کے دروازے میں داخل ہو سکتی ہیں۔ وہ مرد جو اپنے ہاتھوں سے اپنے خویش و اقارب کو قربان کرنے کیلئے تیار ہیں وہ اس انعام کو حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جو شرطیں لگائے جو قدم اٹھانے سے پہلے اپنے انجام کے متعلق پوچھنا چاہے۔"

(الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

"جو خدا تعالےٰ کیلئے مارے جاتے ہیں۔

بے نسل ہوتے ہوئے بھی ان کی نسل دنیا میں باقی رہتی ہے۔ اور ہر مومن اپنے آپ کو ان کی اولاد میں سے سمجھتا ہے۔ اور ہر مومن کے دل سے ان کے لئے دعائیں بلند ہوتی ہیں۔ جو ان کے درجات کو بڑھاتی رہتی ہیں۔ پس وہ لوگ جو خدائے واحد کے لئے اپنی زندگی دیتے ہیں۔ وہ موت قبول نہیں کرتے بلکہ زندگی قبول کرتے ہیں۔ اور جو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے جان دینے سے دریغ کرتے ہیں۔ وہ زندگی حاصل نہیں کرتے بلکہ موت کو قبول کرتے ہیں۔ پس تمہارے سامنے دونوں راہیں ہیں۔ زندگی کی بھی اور موت کی بھی۔ تم میں سے عقلمند اپنے لئے خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ کیا وہ موت کو پسند کرتا ہے۔ یا زندگی کو۔ کیا وہ خدا تعالےٰ کے حضور اس کے دین کے لئے اپنی جان پیش کر کے اسکی محبت اور ابدی زندگی کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یا بظاہر اپنی جان بچا کر لعنت کی موت اور گمنامی کی ذلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔"

(الفضل ۵ رفروری ۱۹۴۶ء)

## جابہ کے گاؤں پر مسلح یہودیوں کا حملہ

عمان ۲۸ اپریل۔ ضلع بیروں میں جابہ کے عرب دیہات پر بارہ مسلح یہودیوں نے حملہ کر دیا۔ حملے کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ اور تین حملہ آوروں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

صلح کی اس خلاف ورزی کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ اور اقوام متحدہ کو احتجاجی خط ارسال کیا جا رہا ہے۔ (استار)

## پلاسٹک انڈسٹری ترقی کی راہ پر

اس وقت دنیا میں پلاسٹک کا اتنا زیادہ استعمال ہو رہا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کو پلاسٹک کا زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ پلاسٹک ایک ایسی چیز کو کہتے ہیں۔ جو حرارت اور دباؤ کے زیر اثر ایک نئی شکل میں ڈھالی جا سکتی ہے۔ بے شک ہم فولاد۔ شیشہ۔ چکنی مٹی وغیرہ کو بھی پلاسٹک کہہ سکتے ہیں۔ لیکن آج کل پلاسٹک کی اصطلاح صرف ان نئی خام اشیاء کے لئے مخصوص ہے۔ جنہیں سائنسدانوں نے کیمیاوی طریق سے تیار کیا ہے۔ جن چیزوں سے پلاسٹک تیار ہوتا ہے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ چونا کوئلہ چربی۔ شیرہ۔ اناج۔ ایمونیا۔ دودھ۔ لکڑی وغیرہ۔ امریکہ اور جرمنی میں پلاسٹک کے متعلق بہت ریسرچ ہوئی ہے۔ لیکن اب برطانیہ نے بھی اس میدان میں ترقی کی کئی منزلیں طے کر لی ہیں۔ اور پلاسٹک انڈسٹری ملک کی صنعتی ترقی میں قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ پلاسٹک کا سامان سستا ہے۔ اور خوبصورت بھی۔ پلاسٹک کی صنعت نہ صرف گھریلو سامان مثلاً فرنیچر۔ برتن پیالے۔ برش کھلونے۔ پھول وغیرہ بنا رہی ہے۔ بلکہ فوٹو گرافی۔ ہوائی جہازوں۔ طب۔ سرجری۔ اور بجلی وغیرہ میں بھی پلاسٹک کا سامان استعمال ہو رہا ہے۔

## لبنانی کارخانے بند ہو گئے

دمشق ۲۸ اپریل۔ لبنانی کارخانوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے لبنانی مزدور تلاش معاش میں بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ شام آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے اہم لبنانی تجار دمشق میں دفاتر کھولنے کی اجازت لے رہے ہیں۔ (استار)









## پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی

ربوہ دار الہجرت میں بہت سے خوش قسمت دوستوں نے زمین خریدنے کی سعادت پائی ہے۔ قطعات کی الاٹمنٹ عنقریب شروع ہونے والی ہے شرائط کے مطابق الاٹمنٹ کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر مکانات کا تعمیر کیا جانا ضروری ہے اس لئے احباب کو ابھی سے متعلقہ سامان تعمیر کی خرید کے متعلق فکر کرنی چاہیئے

بھٹہ ربوہ کی پختہ اینٹیں قابل فروخت ہیں جو دوست اینٹیں خریدنا یا ریزرو کرانا چاہتے ہوں فوری طور پر بطور امانت بھٹہ ربوہ میں بحساب ۳۰ روپے درجہ اول اور ۲۸ روپے درجہ دوم جمع کروا کر ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کر دیں

نوٹ:- جن دوستوں کی رقوم پہلے موصول ہونگی انہیں بہرحال ترجیح دی جائیگی۔

صلاح الدین احمد ناظم جائداد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

# عراق-پاکستان معاہدے کا پرتپاک خیر مقدم

بغداد ۲۸ اپریل۔ عراق-پاکستان معاہدہ کو جسے ایوان نائبین نے اتفاق رائے سے منظور کیا ہے یہاں تمام ملک میں عام پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ قبل ازیں کوئی معاہدہ اس قدر پسند نہیں کیا گیا۔ جب یہ معاہدہ پارلیمنٹ میں مباحثہ کے لئے آیا تو اراکین اتنی زیادہ تعداد میں موجود تھے کہ اس سے پہلے ایوان کے کسی اجلاس میں نہیں دیکھے گئے۔

بہت سے نائبین نے معاہدے کے فوائد اور دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ پاکستان کے ساتھ سیاسی اور معاشی اشتراک عمل کیا جائے۔

پاکستان نے اسرائیل اور فلسطین کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کی بڑی تعریف کی گئی — وزیراعظم توفیق السویدی نے اس خیر سگالی کا تذکرہ کرتے ہوئے جو پاکستان کو عراق اور عربوں کے ساتھ ہے بتایا کہ میثاق سعد آباد کی حدود کے باہر شرقی ملکوں کے ساتھ اشتراک عمل حکومت عراق کا نصب العین ہے۔

انہوں نے مزید کہا "اس اشتراک عمل کی راہ میں یہ معاہدہ پہلا قدم ہے۔ اسکے بعد اور قدم اٹھائے جائینگے۔ (اسٹار)

## بین العرب اخباری کانفرنس

بغداد ۲۸ر اپریل شامی اخبار "الایام" کے مالک اور شامی پریس سنڈیکیٹ کے صدر نے کہا کہ اخبارات کی آزادی پر گفتگو کرنے کے لئے ایک بین العرب اخباری کانفرنس کے انعقاد کو تمام شامی صحافی پسند کرتے ہیں۔ مسٹر نصوح شامی لبنانی اخبارات کے پانچ دیگر مالکان کے ہمراہ کویت اور بحرین جانے سے پہلے چند دن بغداد میں گذار رہے ہیں۔

مسٹر نصوح نے کہا کہ کانفرنس کا یہ مشورہ ۱۹۴۳ میں دیا گیا تھا۔ لیکن اس وقت عالم عرب میں سیاسی بے چینی کی وجہ سے یہ سوال ملتوی کر دیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا "ہمیں امید ہے کہ عرب اخبارات کو آزادئ تقریر کے حقوق کی حفاظت کرنے کا ایک موقع دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ تمام عرب ملکوں میں اخبارات کے ایک واحد قانون کے شدید حامی ہیں۔

وفد کو شاہی محل میں باریابی بخشی گئی۔ اور اس نے عراق کے وزیر اخبارات السید خلیل کنہ سے ملاقات کی (اسٹار)

## کوئی اہم چوکی یہودیوں کو نہیں دی گئی

دمشق ۲۸ر اپریل ایک اعلےٰ فوجی ذریعہ نے قاہرہ کے ایک اخبار کی اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ حکومت شام نے کچھ اہم فوجی چوکیاں یہودیوں کے حوالے کر دی ہیں اس ذریعہ نے بتایا کہ درحقیقت حکومت شام نے تل العزیت میں ایک چوکی کو توڑ دیا ہے جو آزاد علاقے میں قائم تھی۔ اس چوکی کے ٹوٹ جانے سے تل العزیت کی فوجی اہمیت میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ (اسٹار)

## لبنان مغربی ملکوں کیساتھ تجارت میں اضافہ کرے گا

بیروت ۲۷ر اپریل۔ لبنان امریکہ اور یورپ کے ساتھ اپنی تجارت کو فروغ دینے کی سخت کوشش کر رہا ہے۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ کابینہ اپنے آئندہ اجلاس میں لبنان و امریکہ کے درمیان معاشی معاہدے کے مسودے پر غور کرے گی۔ توقع ہے کہ یہ مسودہ اس اجلاس میں منظور کر دیا جائے گا۔

وزیراعظم ریاض الصلح نے یہاں پالیمنٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے جن موضوعات کا تذکرہ کیا تھا۔ معاہدہ ان میں سے ایک ہے۔

دیگر متوقع معاہدوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لبنانی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے اسٹار کو بتایا کہ یورپ کے زیادہ تر ملکوں سے تجارتی معاہدے کرنے میں زیادہ وقت نہ لگے گا۔

ادھر توقع ہے۔ ترکی اس ماہ اور آئندہ ماہ میں لبنان کو پچاس ہزار بھیڑ بکریاں ارسال کرے گا۔ جس کے نتیجے میں امید ہے کہ ملک میں گوشت کی قیمت بہت گھٹ جائیگی۔ (اسٹار)

## عراق اسلامی کانفرنس میں شریک ہوگا

بغداد ۲۸ر اپریل ملک کے ایوان تجارت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ طہران میں ہونے والی اسلامی اقتصادی انجمن کے اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت قبول کرے گا۔ انجمن کے اخراجات کے لئے ایک ہزار ایک سو دینار دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ (اسٹار)

## اردن کے نئے نوٹ

عمان ۲۸ر اپریل۔ اردن کے نئے کرنسی نوٹ لندن سے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ ایک طیارہ نوٹوں کے ۹۵ بکس لے کر یہاں پہنچا ہے۔ نئے نوٹ جولائی سے چلینگے۔ (اسٹار)

## بقیہ صفحہ ۳

اقتباس حسب ذیل ہے۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ آویں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلےٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اسکی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے۔ اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت! خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفے سے کیوں ڈرتے ہیں۔ اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گر جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳۶ تا ۲۷۳)

## تیل صاف کرنے کا کارخانہ تین ماہ تک بند رہے گا

بیروت۔ ۲۸ر اپریل۔ توقع ہے کہ ہڑتال کی وجہ سے طرابلس کا تیل صاف کرنے کا کارخانہ تین ماہ تک بند رہے گا۔

وزیراعظم ریاض الصلح نے اور لبنان میں تیل کی انجمنوں کے ڈائریکٹروں کے درمیان ایک کانفرنس وزیراعظم کے دفتر میں ہوئی جس میں اس عرصے میں ملک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تدابیر پر غور کیا گیا۔ ایک ڈائریکٹر نے اسٹار کو بتایا کہ لبنان کی ضروریات اطمینان بخش طریقے پر پوری ہو جائیں گی۔ (اسٹار)

## یہودیوں نے عربوں کو بلاوجہ قید کر لیا

عمان ۲۸ر اپریل۔ ڈیڑھ سو عربوں کا ایک گروہ جسے یہودیوں نے عقبہ کے قریب تین ماہ کے لئے قید کر دیا تھا۔ رہا ہونے کے بعد بیت المقدس پہنچا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ وہاں سے ہبرون تک پیدل آئے۔ ان کا یہ سفر تین دن میں ختم ہوا۔ اس تمام سفر میں نہ ان کے پاس پانی تھا نہ کھانا۔ ہبرون سے وہ لاریوں میں بیت المقدس پہنچے ہیں۔ ان کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ان کو نہیں معلوم کہ انہیں کس وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا۔ (اسٹار)

## لبنان۔عرب تجارتی معاہدہ

بیروت۔ ۲۸ر اپریل۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب میں شامی ناظم الامور مسٹر ... کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس معاشی گفت و شنید کو جاری کریں۔ جو وزیراعظم ریاض الصلح نے دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدہ کرنے کی غرض سے قاہرہ میں شروع کی تھی۔ (اسٹار)